ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب و تدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ النساء

آیات ۱۳۵ تا ۱۳۹

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ
وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ
وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ
بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ
سَبِيْلًا ۝ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَۨا ۝ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ
دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝

ترکیب: ''كُوْنُوْا'' کا اسم اس میں ''اَنْتُمْ'' کی ضمیر ہے۔ ''قَوّٰمِيْنَ'' اور ''شُهَدَآءَ'' دونوں اس کی خبر ہیں۔ ''عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ'' کا مبتدأ اور خبر دونوں محذوف ہیں۔ پورا جملہ کچھ اس طرح ہوتا ''وَلَوْ هُوَ صَوْبٌ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ''۔ ''اَلْوَالِدَيْنِ'' اور ''اَلْاَقْرَبِيْنَ'' عَلٰى'' پر عطف ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہیں۔ لفظ ''اَوْلٰى'' افعل تفضیل ہے۔ ''بِهِمَا'' میں تثنیہ کی ضمیر ''اَلْوَالِدَيْنِ'' اور ''اَلْاَقْرَبِيْنَ'' کے لیے ہے۔ ''تَلْوٗا'' کا مفعول ''اَلْسِنَتَكُمْ'' محذوف ہے۔ ''لِلّٰهِ جَمِيْعًا'' میں لفظ ''اَللّٰه'' پر لام تملیک ہے۔

ترجمہ:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ :اے لوگو جو	اٰمَنُوْا :ایمان لائے ہو
كُوْنُوْا:تم ہو جاؤ	قَوّٰمِیْنَ :بہت زیادہ نگرانی کرنے والے
بِالْقِسْطِ :انصاف کی	شُهَدَآءَ :(اور) گواہی دینے والے
لِلّٰهِ :اللہ کے لیے	وَلَوْ :اوراگر چہ(وہ پڑے)
عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ :تمہارے اپنے آپ پر	اَوِ الْوَالِدَیْنِ :یاوالدین پر
وَالْاَقْرَبِیْنَ :اورقرابت داروں پر	اِنْ یَّكُنْ :اگر وہ ہوں
غَنِیًّا:مالدار	اَوْ فَقِیْرًا :یامحتاج
فَاللّٰهُ :تواللہ	اَوْلٰى:زیادہ حمایتی ہے
بِهِمَا :ان دونوں کا	فَلَا تَتَّبِعُوا :پس تم پیروی مت کرو
الْهَوٰۤى :خواہش کی	اَنْ :کہ
تَعْدِلُوْا :انصاف (نہ) کرو	وَاِنْ :اوراگر
تَلْوٗۤا :تم مروڑتے ہو(زبانوں کو)	اَوْ :یا
تُعْرِضُوْا :بےرخی کرتے ہو	فَاِنَّ اللّٰهَ :تو یقیناً اللہ
كَانَ :ہے	بِمَا :اس سے جو
تَعْمَلُوْنَ :تم لوگ کرتے ہو	خَبِیْرًا :باخبر
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ :اے لوگو جو	اٰمَنُوْۤا:ایمان لائے ہو
اٰمِنُوْا :تم ایمان لاؤ	بِاللّٰهِ :اللہ پر
وَرَسُوْلِهٖ :اوراس کے رسولوں پر	وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ :اوراس کتاب پر جو
نَزَّلَ :اس نے بتدریج اتاری	عَلٰى رَسُوْلِهٖ :اپنے رسول پر
وَالْكِتٰبِ الَّذِیْۤ :اوراس کتاب پر جو	اَنْزَلَ :اتاری
مِنْ قَبْلُ:اس سے پہلے	وَمَنْ :اور جو
یَّكْفُرْ :انکار کرے گا	بِاللّٰهِ :اللہ کا
وَمَلٰٓئِكَتِهٖ :اوراس کے فرشتوں کا	وَكُتُبِهٖ :اوراس کی کتابوں کا
وَرُسُلِهٖ :اوراس کے رسولوں کا	وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ :اورآخری دن کا
فَقَدْ ضَلَّ :تووہ گمراہ ہوا ہے	ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا :دور کی گمراہی میں
اِنَّ الَّذِیْنَ :بےشک جولوگ	اٰمَنُوْا :ایمان لائے
ثُمَّ :پھر	كَفَرُوْا :انہوں نے کفر کیا

ثُمَّ اٰمَنُوْا : پھر ایمان لائے	ثُمَّ کَفَرُوْا : پھر کفر کیا
ثُمَّ : پھر	ازْدَادُوْا : وہ زیادہ ہوئے
کُفْرًا : بلحاظ کفر کے	لَّمْ یَکُنِ : تو ہرگز نہیں ہے
اللّٰہُ : اللہ	لِیَغْفِرَ : کہ وہ معاف کرے
لَھُمْ : ان کو	وَلَا لِیَھْدِیَھُمْ : اور نہ (یہ) کہ وہ ہدایت دے ان کو
سَبِیْلًا : راستے کی	بَشِّرِ : آپؐ بشارت دیجیے
الْمُنٰفِقِیْنَ : منافقوں کو	بِاَنَّ : اس کی کہ
لَھُمْ : ان کے لیے	عَذَابًا اَلِیْمًا : ایک دردناک عذاب ہے
الَّذِیْنَ : (یہ) وہ لوگ (ہیں) جو	یَتَّخِذُوْنَ : بناتے ہیں
الْکٰفِرِیْنَ : کافروں کو	اَوْلِیَآءَ : کارساز
مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ : مؤمنوں کے علاوہ	اَ : کیا
یَبْتَغُوْنَ : یہ لوگ تلاش کرتے ہیں	عِنْدَھُمُ : ان کے پاس
الْعِزَّۃَ : عزت کو	فَاِنَّ الْعِزَّۃَ : تو یقیناً عزت تو
لِلّٰہِ : اللہ ہی کی ملکیت ہے	جَمِیْعًا : کل کی کل

نوٹ ۱ : آیت ۱۳۵ میں اللہ تعالیٰ کا حکم بہت واضح ہے۔ اس میں یہ نہیں کہا ہے کہ انصاف کرو بلکہ یہ حکم دیا ہے کہ انصاف کی نگہبانی کرنے والے بنو۔ اس طرزِ کلام سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ انصاف کرنے کا اختیار تو معاشرے میں چند افراد کو حاصل ہوتا ہے اور انصاف کرنا ان کا فرض ہے' البتہ انصاف کی نگہبانی کرنا معاشرے کے ہر فرد پر فرض ہے۔ اس لیے کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ حق بات کہنے اور حق کی گواہی دینے سے گریز کرے' خواہ اس کے نتیجے میں اپنا نقصان ہوتا ہو یا والدین اور رشتہ داروں کا نقصان ہوتا ہو' مزید یہ کہ اس فرض کی ادائیگی میں نہ تو کسی مالدار کی کوئی رعایت کرے اور نہ کسی غریب پر ترس کھائے۔

ہم لوگ اپنے رب کے اس حکم کے ساتھ جو سلوک کر رہے ہیں اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے' کیونکہ ہر شخص کو اس کا مشاہدہ اور تجربہ ہے۔

نوٹ ۲ : آیت ۱۳۶ میں جو لوگ ایمان لا چکے ہیں' انہیں حکم دیا جارہا ہے کہ تم لوگ ایمان لاؤ۔ یہ دراصل اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب کی بات ہے۔ اس لیے کہ ایک شخص جب دین کی مبادیات کا زبان سے اقرار کر لیتا ہے تو وہ اہل ایمان کے زمرے میں شامل ہو جاتا ہے۔ اب اس سے اللہ تعالیٰ کا مطالبہ یہ ہے کہ جن باتوں کا زبان سے اقرار کیا ہے' ان پر اب دلی یقین کی کیفیت بھی پیدا کرو۔ اس حکم کی اہمیت کو سمجھ لیں۔

اس دنیا میں کسی کے مسلمان ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ صرف زبانی اقرار کی بنیاد پر ہوگا' کیونکہ دلی یقین کو

ناپنے کا ہمارے پاس کوئی پیمانہ نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ زبانی اقرار ایک جامد حقیقت ہے۔ اس کا وجود یا تو ہوگا یا نہیں ہوگا۔ اس میں کسی کمی بیشی کا امکان نہیں۔ اس لیے دُنیوی حقوق میں تمام مسلمان برابر ہیں۔ کسی باپ کا ایک بیٹا عابد وزاہد اور فرمانبردار ہے‘ جبکہ دوسرا بیٹا فاسق وفاجر اور نافرمان ہے‘ لیکن والد کے انتقال پر ترکہ میں دونوں کو برابر حصہ ملے گا۔ فرمانبردار کو زیادہ اور نافرمان کو کم دینے کی اجازت نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کسی اولاد کو عاق کرنے کی اسلام میں اجازت نہیں ہے۔

آخرت میں فیصلے کے وقت بھی پہلے زبانی اقرار کرنے کی ضرورت پڑے گی۔ کیونکہ اقرار کرنے والوں اور انکار کرنے والوں کا حساب الگ الگ ہوگا۔ اقرار کرنے والوں کی نمازوں کی پہلے گنتی ہوگی۔ اگر نمازوں کی گنتی پوری ہوگی تو حساب کتاب آگے بڑھے گا اور باقی نیکیوں کی گنتی ہوگی۔

اعمال کی گنتی کے بعد ان کا وزن ہوگا۔ یہ وہ مرحلہ ہے جہاں دلی یقین کی ضرورت پڑے گی۔ اس لیے کہ ایک مسلمان دلی یقین کے ساتھ نیکیاں کرتا رہا اور دوسرا یقین سے خالی دل کے ساتھ نیکیاں کرتا رہا‘ تو دونوں کی نیکیاں گنتی میں اگر برابر بھی ہوں‘ تب بھی وزن میں برابر نہیں ہوں گی۔ ایک نیکی کے عوض دس سے سات سو نیکی کے اجر کے فیصلے میں نیکی کرنے والے کے ظروف واحوال کے ساتھ اس کی نیت اور دلی کیفیت کا بھی عمل دخل ہوگا۔ اس لیے زبانی اقرار کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کا مطالبہ ہے کہ دلی یقین بھی پیدا کرو۔

اللہ تعالیٰ کے مطالبے کی اہمیت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ جس طرح زبانی اقرار ایک جامد حقیقت ہے اور اس میں کمی بیشی کا امکان نہیں ہے‘ اسی طرح دلی یقین ایک متغیر حقیقت ہے اور اس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اس لیے آخرت میں کامیابی کے خواہش مند مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے دلی یقین کے لیے فکر مند رہے‘ اللہ سے دعا بھی کرتا رہے اور اسے برابر چیک بھی کرتا رہے۔ جس طرح ذیابیطس کا مریض صبح وشام اپنا شوگر لیول چیک کرتا ہے۔

آیات ۱۴۰ تا ۱۴۱

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۡ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ۙ﴿۱۴۰﴾ اِلَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۡ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۧ﴿۱۴۱﴾

خ و ض

خَاضَ يَخُوْضُ (ن) خَوْضًا : (۱) پانی کی تہہ میں اترنا (۲) بال کی کھال نکالنا‘ لاحاصل گفتگو کرنا‘ بے پر کی اڑانا۔ آیت زیر مطالعہ۔

خَآئِضٌ (اسم الفاعل) : لاحاصل گفتگو کرنے والا۔ ﴿وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ﴾ (المدّثر)
''اور ہم لوگ لاحاصل گفتگو کرتے تھے لاحاصل بات کرنے والوں کے ساتھ۔''

ح و ذ

حَاذَ يَحُوْذُ (ن) حَوْذًا : حفاظت کرنا' نگہبانی کرنا۔

اِسْتَحْوَذَ (استفعال) اِسْتِحْوَاذًا : گھیر لینا' غالب ہونا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب : ''سَمِعْتُمْ'' کا مفعول ''اٰيٰتِ اللّٰهِ'' ہے۔ ''بِهَا'' میں ''هَا'' کی ضمیر ''اٰيٰتِ اللّٰهِ'' کے لیے ہے۔ ''جَمِيْعًا'' تمیز ہے اور تاکید کے لیے ہے۔ ''اِنْ'' شرطیہ کی وجہ سے ''كَانَ'' کا ترجمہ حال میں ہوگا۔ ''فَتْحٌ'' اور ''نَصِيْبٌ'' مبتدأ مؤخر نکرہ اور ''كَانَ'' کا اسم ہیں' ان کی خبریں محذوف ہیں۔ ''وَنَمْنَعْكُمْ'' کا مجزوم ہونا بتا رہا ہے کہ یہ ''اَلَمْ'' پر عطف ہے۔ ''لَنْ يَّجْعَلَ'' کا مفعول ''سَبِيْلًا'' ہے۔

ترجمہ:

وَقَدْ نَزَّلَ : اور وہ (یعنی اللہ) اتار چکا ہے	عَلَيْكُمْ : تم پر
فِى الْكِتٰبِ : کتاب میں	اَنْ : کہ
اِذَا : جب کبھی	سَمِعْتُمْ : تم سنو
اٰيٰتِ اللّٰهِ : اللہ کی آیات کو	يُكْفَرُ : (کہ) انکار کیا جاتا ہو
بِهَا : ان کا	وَيُسْتَهْزَاُ : اور مذاق اڑایا جاتا ہو
بِهَا : ان کا	فَلَا تَقْعُدُوْا : تو مت بیٹھو
مَعَهُمْ : ان کے ساتھ	حَتّٰى : یہاں تک کہ
يَخُوْضُوْا : وہ لوگ بے پرکی اڑائیں	فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ : ان کے علاوہ کسی اور بات میں
اِنَّكُمْ : یقیناً تم	اِذًا : پھر تو
مِّثْلُهُمْ : ان جیسے ہوگے	اِنَّ اللّٰهَ : بے شک اللہ
جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ : منافقوں کو جمع کرنے والا ہے	وَالْكٰفِرِيْنَ : اور کافروں کو
فِىْ جَهَنَّمَ : جہنم میں	جَمِيْعًا : سب کو
الَّذِيْنَ : (یہ) وہ لوگ (ہیں) جو	يَتَرَبَّصُوْنَ : انتظار کرتے ہیں
بِكُمْ : تمہارے بارے میں	فَاِنْ : پھر اگر
كَانَ : ہوتی ہے	لَكُمْ : تمہارے لیے
فَتْحٌ : کوئی فتح	مِّنَ اللّٰهِ : اللہ (کی طرف) سے
قَالُوْٓا : تو وہ کہتے ہیں	اَلَمْ نَكُنْ : کیا ہم نہیں تھے

مَّعَكُمْ :تمہارے ساتھ
وَاِنْ :اور اگر
كَانَ :ہوتا ہے
لِلْكٰفِرِيْنَ :کافروں کے لیے
نَصِيْبٌ :کوئی حصہ
قَالُوْٓا :تو وہ کہتے ہیں
اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ :کیا ہم قابو یافتہ نہ تھے
عَلَيْكُمْ :تم پر
وَنَمْنَعْكُمْ :اور کیا ہم نے نہیں بچایا تم کو
مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ :مؤمنوں سے
فَاللّٰهُ :پس اللہ
يَحْكُمُ :فیصلہ کرے گا
بَيْنَكُمْ :تمہارے درمیان
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ :قیامت کے دن
وَلَنْ يَّجْعَلَ :اور ہرگز نہیں بنائے گا
اللّٰهُ :اللہ
لِلْكٰفِرِيْنَ :کافروں کے لیے
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ :مؤمنوں پر
سَبِيْلًا :کوئی الزام

نوٹ ۱ :سورۃ النساء مدنی ہے۔ اس سے پہلے مکی دور میں سورۃ الانعام کی آیت ۶۸ میں یہی حکم آ چکا تھا جس کا یہاں حوالہ دیا گیا ہے۔

نوٹ ۲ :اللہ کی آیات کا انکار کرنے اور مذاق اڑانے کے مفہوم میں حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے قیامت تک کے لیے ان لوگوں کو بھی شامل کیا ہے جو قرآن کی غلط تفسیر کریں یا اس کے معانی میں تحریف کریں یا بدعات نکالیں (مظہری ج ۲ ص ۲۶۳)۔ تفسیر بحر محیط میں ہے کہ ان آیات سے معلوم ہوا کہ جس بات کا زبان سے کہنا گناہ ہے اس کا کانوں سے باختیار سننا بھی گناہ ہے۔ اس بارے میں اختلاف رائے ہے کہ جب وہ اس گفتگو کو ختم کر کے کوئی بات شروع کر دیں تو پھر ایسے لوگوں کی مجلس میں شرکت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ تفسیر مظہری میں دونوں آراء کی تطبیق اس طرح کی گئی ہے کہ ایسے لوگوں کی مجلس میں بلاضرورت شرکت کرنا تو حرام ہے البتہ کسی شرعی ضرورت کے تحت یا دعوت و تبلیغ کے لیے شرکت کی جائے تو جائز ہے (منقول از معارف القرآن)۔

نوٹ ۳ : دیندار لوگوں کی محفل میں اگر شخصیات زیر بحث ہوں اور غیبت و بہتان کا بازار گرم ہو تو اللہ کے حکم کی یہ خلاف ورزی بھی اس کی آیات کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔ اوّل انہیں اس کام سے روکیں اور اگر نہ مانیں تو احتجاجاً واک آؤٹ کر جائیں۔

آیات ۱۴۲ تا ۱۴۷

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ
يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۴۲﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ
اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا
الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا
وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا
عَظِيْمًا ۝ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۝

ك س ل

كَسِلَ يَكْسَلُ (س) كَسِلًا : کاہل ہونا‘ سستی کرنا۔

كَسْلَانُ ج كُسَالٰى (فَعْلَانٌ کے وزن پر مبالغہ) : انتہائی کاہل‘ سُست۔ آیت زیر مطالعہ۔

ذ ب ذ ب

ذَبْذَبَ (رباعی) ذَبْذَبَةٌ : کسی لٹکی ہوئی چیز کا ہوا میں ہلنا (گھڑی کے پنڈولم کی طرح)‘ مضطرب ہونا۔

مُذَبْذَبٌ (اسم الفاعل جو صفت کے طور پر آتا ہے) : مضطرب ہونے والا یعنی مضطرب۔ آیت زیر مطالعہ۔

س ف ل

سَفَلَ يَسْفُلُ ۔ سَفِلَ يَسْفَلُ ۔ سَفُلَ يَسْفُلُ (ن۔س۔ک) سَفَالًا : (۱) نیچا یا پست ہونا۔ (۲) حقیر یا گھٹیا ہونا۔

سَافِلٌ (فَاعِلٌ کے وزن پر صفت) : پست‘ حقیر۔ ﴿فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا﴾ (الحجر:۷۴) ’’تو کر دیا ہم نے اس (یعنی بستی) کے بلند کو اس کا پست۔‘‘

اَسْفَلُ مؤنث سُفْلٰى (افعل تفضیل) : زیادہ پست‘ زیادہ حقیر۔

ترکیب : ’’قَامُوْا‘‘ کی ضمیر فاعلی ’’هُمْ‘‘ کا حال ’’كُسَالٰى‘‘ ہے۔ ’’يُرَاءُوْنَ‘‘ بھی انہی کا حال ہے۔ ’’لَا يَذْكُرُوْنَ‘‘ کی ضمیر فاعلی ’’هُمْ‘‘ کا حال ’’مُذَبْذَبِيْنَ‘‘ ہے۔ ’’ذٰلِكَ‘‘ کا اشارہ ذکر اللہ کی طرف ہے۔ ’’اَلدَّرْكِ الْاَسْفَلِ‘‘ تفضیل کل ہے۔ ’’مَا يَفْعَلُ‘‘ کا ’’مَا‘‘ استفہامیہ ہے۔

ترجمہ:

اِنَّ : بے شک	الْمُنٰفِقِيْنَ : منافق
يُخٰدِعُوْنَ : دھوکہ دیتے ہیں	اللّٰهَ : اللہ کو
وَهُوَ : اور وہ	خَادِعُهُمْ : ان کو دھوکہ دینے والا ہے
وَاِذَا : اور جب بھی	قَامُوْٓا : وہ کھڑے ہوتے ہیں
اِلَى الصَّلٰوةِ: نماز کے لیے	قَامُوْا : تو وہ کھڑے ہوتے ہیں
كُسَالٰى: انتہائی سستی سے	يُرَآءُوْنَ : دکھاتے ہوئے
النَّاسَ : لوگوں کو	وَلَا يَذْكُرُوْنَ : اور وہ نہیں یاد کرتے
اللّٰهَ : اللہ کو	اِلَّا قَلِيْلًا : مگر تھوڑا سا
مُذَبْذَبِيْنَ : مضطرب ہوتے ہوئے	بَيْنَ ذٰلِكَ: اس کے دوران

لَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ: نہ اس طرف ہوتے ہیں
وَمَنْ :اور جس کو
اللّٰهُ :اللہ
لَهٗ :اس کے لیے
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ :اے لوگو! جو
لَا تَتَّخِذُوا :تم مت بناؤ
اَوْلِیَآءَ :کارساز
اَ: کیا
اَنْ :کہ
لِلّٰهِ :اللہ کے لیے
سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا :ایک واضح دلیل
فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ: سب سے نچلی گہرائی میں ہیں
وَلَنْ تَجِدَ: اور تو ہرگز نہیں پائے گا
نَصِیْرًا :کوئی مددگار
تَابُوْا :توبہ کی
وَاعْتَصَمُوْا :اور مضبوطی سے پکڑا
وَاَخْلَصُوْا: اور خالص کیا
لِلّٰهِ :اللہ کے لیے
مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ :مؤمنوں کے ساتھ ہیں
یُؤْتِ :دے گا
الْمُؤْمِنِیْنَ :مؤمنوں کو
مَا :کیا
اللّٰهُ :اللہ
اِنْ :اگر
وَاٰمَنْتُمْ :اور ایمان لاؤ
اللّٰهُ :اللہ
عَلِیْمًا: جاننے والا

وَلَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ: اور نہ اس طرف ہوتے ہیں
یُّضْلِلِ :گمراہ کرتا ہے
فَلَنْ تَجِدَ :پس تو ہرگز نہیں پائے گا
سَبِیْلًا :کوئی راستہ
اٰمَنُوْا :ایمان لائے ہو
الْكٰفِرِیْنَ :کافروں کو
مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ: ایمان والوں کے علاوہ
تُرِیْدُوْنَ :تم چاہتے ہو
تَجْعَلُوْا :تم بناؤ
عَلَیْكُمْ :اپنے خلاف
اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ :یقیناً منافق (لوگ)
مِنَ النَّارِ: آگ میں سے
لَهُمْ :ان کے لیے
اِلَّا الَّذِیْنَ :سوائے ان کے جنہوں نے
وَاَصْلَحُوْا :اور اصلاح کی
بِاللّٰهِ :اللہ کو
دِیْنَهُمْ :اپنے دین کو
فَاُولٰٓئِكَ: تو وہ لوگ
وَسَوْفَ :اور عنقریب
اللّٰهُ :اللہ
اَجْرًا عَظِیْمًا: ایک شاندار بدلہ
یَفْعَلُ :کرے گا
بِعَذَابِكُمْ :تمہارے عذاب سے
شَكَرْتُمْ :تم شکر کرو
وَكَانَ :اور ہے
شَاكِرًا : بھلائی کا حق ادا کرنے والا

آیات ۱۴۸ تا ۱۵۲

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝ اِنْ تُبْدُوْا
خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ
وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ
وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ
يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

ترجمہ:

لَا يُحِبُّ : نہیں پسند کرتا	اللّٰهُ : اللہ
الْجَهْرَ : نمایاں کرنا	بِالسُّوْٓءِ : برائی کو
مِنَ الْقَوْلِ : بات سے	اِلَّا : سوائے اس کے
مَنْ : جس پر	ظُلِمَ : ظلم کیا گیا
وَكَانَ : ہو رہے	اللّٰهُ : اللہ
سَمِيْعًا : سننے والا	عَلِيْمًا : جاننے والا
اِنْ : اگر	تُبْدُوْا : تم نمایاں کرو
خَيْرًا : کسی بھلائی کو	اَوْ : یا
تُخْفُوْهُ : چھپاؤ اس کو	اَوْ : یا
تَعْفُوْا : درگزر کرو	عَنْ سُوْٓءٍ : کسی برائی سے
فَاِنَّ : تو یقیناً	اللّٰهَ : اللہ
كَانَ : ہے	عَفُوًّا : بے انتہا درگزر کرنے والا
قَدِيْرًا : قدرت رکھنے والا	اِنَّ : بے شک
الَّذِيْنَ : جو لوگ	يَكْفُرُوْنَ : انکار کرتے ہیں
بِاللّٰهِ : اللہ کا	وَرُسُلِهٖ : اور اس کے رسولوں کا
وَيُرِيْدُوْنَ : اور چاہتے ہیں	اَنْ : کہ
يُّفَرِّقُوْا : وہ فرق کریں	بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ : اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان
وَيَقُوْلُوْنَ : اور وہ کہتے ہیں کہ	نُؤْمِنُ : ہم ایمان لاتے ہیں

بِبَعْضٍ: کسی پر	وَّنَكْفُرُ :اور انکار کرتے ہیں
بِبَعْضٍ: کسی کا	وَّيُرِيْدُوْنَ :اور چاہتے ہیں
اَنْ : کہ	يَّتَّخِذُوْا :وہ بنائیں
بَيْنَ ذٰلِكَ :اس کے درمیان	سَبِيْلًا :ایک راستہ
اُولٰٓئِكَ :وہ لوگ	هُمُ الْكٰفِرُوْنَ :ہی کافر ہیں
حَقًّا :یقیناً	وَاَعْتَدْنَا:اور ہم نے تیار کیا
لِلْكٰفِرِيْنَ :کافروں کے لیے	عَذَابًا مُّهِيْنًا :ایک رسوا کرنے والا عذاب
وَالَّذِيْنَ :اور جو لوگ	اٰمَنُوْا :ایمان لائے
بِاللّٰهِ:اللہ پر	وَرُسُلِهٖ :اور اس کے رسولوں پر
وَلَمْ يُفَرِّقُوْا :اور انہوں نے فرق نہیں کیا	بَيْنَ اَحَدٍ :کسی ایک کے درمیان
مِّنْهُمْ :ان میں سے	اُولٰٓئِكَ :وہ لوگ ہیں
سَوْفَ :عنقریب	يُؤْتِيْهِمْ :وہ دے گا جن کو
اُجُوْرَهُمْ:ان کے اجر	وَكَانَ اللّٰهُ :اور اللہ ہے
غَفُوْرًا :بے انتہا بخشنے والا	رَّحِيْمًا :ہر حال میں رحم کرنے والا

نوٹ : آیت ۱۴۸ میں ہدایت کی گئی ہے کہ اشخاص کے تعین کے ساتھ برائی کا اظہار صرف مظلوم کے لیے جائز ہے' دوسروں کے لیے اللہ اس کو پسند نہیں فرماتا۔ دوسرے شخص کو اگر کسی برائی کا ذکر کرنا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ عام صیغے میں بات کرے۔ جیسے رسول اللہ ﷺ عام صیغے میں فرماتے تھے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو اس اس طرح کے کام کرتے ہیں۔ (تدبر القرآن)

آیت ۱۴۸ اور ۱۴۹ کا حاصل یہ ہے کہ ظلم کے جواب میں ظلم کرنا جائز نہیں ہے' بلکہ ظلم کا بدلہ انصاف سے ہی لیا جا سکتا ہے اور بدلہ لینا اگرچہ جائز ہے مگر صبر کرنا اور معاف کر دینا بہتر ہے۔ (معارف القرآن)

دعوت رجوع الی القرآن کی اساسی دستاویز

ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی مقبولِ عام تالیف

مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق

اشاعت خاص: 45 روپے اشاعت عام: 25 روپے